محمد عمر فاروق

پت جھڑ کا عذاب

بہاروں کا قافلہ صحن گلشن میں اُترنے کو ہے، لیکن دلوں پر طاری خزاں کے جانے کے آثار دکھائی ہی نہیں دے رہے۔ زمینی موسموں کی تبدیلی آیا ہی چاہتی ہے اور فصل گل کے مہکنے میں اب زیادہ وقت باقی نہیں ہے مگر زخموں سے چور روحیں ان بہاروں کی رُتوں سے کہیں دور اپنوں کی مہربانیوں سے پت جھڑ کے عذابوں سے گزر رہی ہیں۔

کل افغانستان کی غارت گری میں ہم غیروں کے دست و بازو بنے اور دیکھتی آنکھوں غیرت مند مسلمانوں کا ہنستا بستا یہ شاداب خطہ ویرانے میں تبدیل ہو گیا اور خونخوار درندے ابھی عراق کی تکہ بوٹی سے فارغ نہیں ہوئے کہ ان کی نگاہیں اب اس خطۂ پاک پر گڑنے لگی ہیں لیکن ہمارے اربابِ اختیار یہ سب کچھ جانتے، بوجھتے اور سمجھتے ہوئے بھی روشن خیالی، اعتدال پسندی، حالات کا تقاضا اور وقت کی ضرورت جیسی خوشنما اصطلاحوں کا سہارا لے کر قوم و ملک کو تیزی سے جس سمت لے جا رہے ہیں، وہ یقیناً تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔ یہ غیروں کی ذہنی غلامی کا ہی نتیجہ ہے کہ پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنا دینے والے سائنسدانوں کو حد درجہ بے توقیر کر دینے کے بعد ان کو دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ معاف کر دینے کے نشے میں مدہوش شاہانِ وقت کو کیا معلوم کہ نا کردہ گناہوں پر معافی مانگنے والوں کے دل و دماغ کن عذاب لمحوں سے گزرتے ہیں۔ اپنے اعمال کے لاکھ جواز پیش کئے جائیں، مگر دفاعِ وطن کو ناقابل یقین حد تک محفوظ بنا دینے والوں کی کردار کشی کا مطلب ایٹمی ہتھیاروں سے بتدریج دستبرداری کے سوا کچھ نہیں ہے۔ حقائق، حکومتی جبر کے ذریعے وقتی طور پر چھپائے جا سکتے ہیں، مستقلاً نہیں۔ یاد رکھیے! قوم کو اعتماد میں لیے بغیر کئے جانے والے فیصلے ہمیشہ ناقابل تلافی نقصان کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں۔

آخر ایٹمی ہتھیاروں کے مسئلہ پر اس قدر شرمناک پسپائی کی کیا فوری ضرورت پیش آ گئی تھی کہ فوراً گھٹنے ٹیک دیئے گئے۔ کل تک ہمارا دعویٰ ناقابل تسخیر قوم ہونے کا تھا جس کی بنیاد ہمارا ایٹمی قوت ہونا تھا، لیکن اس محاذ سے قدم پیچھے ہٹا لینے کے بعد امریکی مطالبات کو بتدریج اور بلا چون و چرا مانے جانے کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کے تصور سے ہی دل بیٹھنے لگتا ہے۔ مادی قوت کے لحاظ سے بلا مبالغہ خالی ہاتھوں والے عراقیوں نے سپر پاور امریکہ کو تقریباً سال بھر سے تگنی کا ناچ نچا رکھا ہے تو ہم جو بفضل تعالیٰ ایٹمی قوت کے مالک ہیں، کیا امریکہ کے لیے ہم بآسانی نوالۂ تر بن جائیں گے؟ ہرگز نہیں! یہ

بات تو امریکہ بھی بخوبی جانتا ہے کہ وہ پاکستان کی ایٹمی قوت کو ختم کیے بغیر پاکستان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا' لیکن پاکستانی قیادت جس سرعت سے امریکی سامراج کے آگے بچھی جارہی ہے اور اس کے ہر ناجائز مطالبے پر اپنا سر تسلیم خم کرتی جارہی ہے۔اس کا لامحالہ انجام بالآخر ایٹمی قوت سے محرومی ہے جو امریکہ کی دلی خواہش اور اس کا مقصدِ اوّلین ہے۔

عالم کفر پر یہ حقیقت عیاں ہے کہ تمام عالم اسلام میں پاکستان ہی واحد ایٹمی پاور ہے اور جسے راستے سے ہٹائے بغیر دنیا پر کفر کے غلبے کا خواب تعبیر نہیں پا سکتا۔امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور ان کے گماشتوں کی پیدا کردہ خوف و ہراس کی اس فضا میں اور فی الحقیقت ان نازک گھڑیوں میں اگر ہمارے حواس مختل نہ ہوں، ہمارے اعصاب پر لرزہ طاری نہ ہو ، ہماری عقل و دانش آزادانہ فیصلے کرنے میں آزاد ہو اور ان سب سے بڑھ کر ہمارے دل و دماغ غیر اللہ کے خوف سے بے نیاز ہو جائیں تو پھر کون ہے جو ہمیں اپنے قدموں تلے روندنے ، ڈیزی کٹر بموں، بی 52 طیاروں اور گائیڈڈ میزائلوں کے ذریعے نابود کرنے کی جسارت کرسکتا ہے! یہ جذباتی دعوے اور دیومالائی قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ہم تو اس دین کے ماننے والے ہیں جس کے فرزندوں نے روم اور فارس کی سپر پاورز کو سامانِ حرب اور افرادی قوت کی ناقابل یقین حد تک کمی کے باوجود محض ایمانی قوت کے بل بوتے پر ملیا میٹ کرڈالا تھا۔دور کیوں جایئے؟ لمحۂ موجود میں افغانستان اور عراق کے نہتے جانبازوں پر ہی نظر کیجیے کہ وقت کی سب سے بڑی فرعونی قوت اپنی تمام تر جدید ٹیکنالوجی اور مادی وسائل کے باوجود ان سرفروش مجاہدین کی مزاحمانہ کارروائیوں کا خاتمہ نہیں کرسکی۔عالمی قوتیں دانتوں تلے انگلیاں دبائے اور حیرتوں کے سمندر میں غلطاں' یہ سوچ سوچ کر اور عقل کے گھوڑے دوڑا دوڑا کر تھک چکی ہیں کہ آخر وہ کیا شے ہے کہ جو ایک مغربی لباس میں آراستہ وجدید تعلیم یافتہ اور نازک اندام فلسطینی دوشیزہ کو جسم کے ساتھ بم باندھ کر یہودیوں کے ہجوم میں گھس کر اپنے جسم کے چیتھڑے اڑا دینے کا حوصلہ بخشتی ہے اور ایک عراقی، چیچن اور افغان مجاہد کو ٹینکوں کے آگے لیٹ کر اپنے جسم کا قیمہ کرانے کی اُمنگ پیدا کرتی ہے۔ہماری مسلم قیادتوں میں اگر ایسی ہی غیرتِ ایمانی کی رمق بھی پیدا ہو جائے تو بخدا اُمتِ مسلمہ پھر نشاۃ ثانیہ سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

کون احمق کہتا ہے کہ امریکہ پر لشکر کشی کی جائے۔بات صرف اتنی ہے کہ اپنی قوت کا احساس کیجیے، خطے میں پاکستان کی اہمیت کو مت بھولیے، اپنے خود ساختہ معبودوں کو اکھاڑ پھینکئے ، مدمقابل کے سامنے قوم و ملک کا سر ہمیشہ بلند رکھیے، کیونکہ جھکنے والے سر' گردنوں پر سلامت نہیں رہا کرتے۔ایمان و ایقان ہی ایک ایسی توانائی ہے جو سر اٹھا کر چلنے کی قوت فراہم کرتی ہے اور اس قوت کے بغیر محض مادی وسائل اور جدید ترین ہتھیاروں کے سہارے پر دائمی فتح و کامرانی ایک سراب ہے جس کے پیچھے بھاگنے والے لاحاصل موت مارے جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 27 پر